مندرجات آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہیں۔ ہٹلر کے عہد میں قائم ڈیتھ کیمپوں کے منتظمین کے حق میں bawality of evil کے عنوان سے دلائل پیش کیے گئے کہ انہوں نے صرف حکومتی احکامات کی پیروی کی تھی۔ وہ عام سے معمولی لوگ تھے اور غیر معمولی حالات کا شکار ہو گئے۔ ان کے پاس کوئی چوائس نہیں تھی سوائے اس کے کہ اپنے سے برتر لوگوں کے احکام پر عمل درآمد کریں لہذا ان لوگوں نے کوئی جرم نہیں کیا لیکن ۱۹۴۵ء اور ۱۹۶۱ء، ۱۹۶۲ء میں ان کے موقف کو رد کر دیا گیا۔ ان فیصلوں کے مطابق طے پایا کہ:

۱۔ کسی بھی تنظیم سے، چاہے وہ حکومتی ہو، وابستہ افراد یہ جاننے کے ذمہ دار ہیں کہ ان کے اعمال سے کون سے رسمی مقاصد حاصل کیے جا رہے ہیں لہذا مقصد سے دانستہ چشم پوشی کسی بھی اعتبار سے اخلاقی یا قانونی دفاع کا سبب نہیں بنے گی۔

۲۔ تنظیموں کے افراد جن سے تقاضا کیا جاتا ہے کہ وہ معقول انداز سے کام کرتے ہوئے غیر معقول مقاصد حاصل کریں، ان کا یہ قانونی حق اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ ایسے احکامات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیں۔

۳۔ تنظیموں کے ارکان اور اس معاشرے کے ارکان جن میں یہ تنظیمیں کام کرتی ہیں، ان تنظیموں کے ''حتمی مقاصد'' کی بابت جاننے کے ذمہ دار ہیں۔ اگر یہ مقاصد غیر معقول ہیں تو ان میں تبدل وتغیر کے بھی ذمہ دار ہیں۔

اگر ان تین نکات کے بین السطور کو مدنظر رکھا جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا بین الاقوامی اور انسانی قدروں کی پاس داری کے لیے جنرل موصوف کے احکامات کو ماننے سے انکار کر دیا جائے؟ میرا خیال ہے معاشرے کے صبر کا پیمانہ لبریز کرنے کے لیے دستور سے بالاتر De facto سیٹ اپ ہی کافی ہے۔ اس سے بڑھ کر غیر انسانی اور بین الاقوامی قدروں سے متصادم آرڈی نینسوں کا اجرا بغاوت کو ہوا دے سکتا ہے۔ مذکورہ بین الاقوامی ضابطے میں یہ بغاوت حق ہی نہیں، فرض بھی قرار دی گئی ہے۔

(پروفیسر میاں انعام الرحمٰن)

قافلہ معاد

☆ ملک کے بزرگ عالم دین اور مایہ ناز مفتی حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ گزشتہ دنوں کراچی میں انتقال فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم کے دورۂ حدیث کے ساتھیوں میں سے تھے اور برصغیر پاک وہند کے بلند پایہ علماء کرام اور مفتیوں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ انہوں نے ساری زندگی دینی علوم کی تدریس واشاعت اور عامۃ المسلمین کی دینی راہ نمائی میں بسر کی اور ان کی سرپرستی میں ''الرشید ٹرسٹ'' نے افغانستان اور دیگر مظلوم خطوں کے مظلوم اور بے سہارا مسلمانوں کی کفالت وخدمت کی وقیع

خدمات انجام دیں۔ ہزاروں علماء کرام نے ان سے علمی وروحانی فیض حاصل کیا اور ان کی تعلیمات وارشادات سے لاکھوں مسلمانوں کی اصلاح ہوئی۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر کے بھانجے اور مولانا زاہد الراشدی کے پھوپھی زاد بھائی مولانا سید محمد عالم شاہ عاصم ہزاروی گزشتہ دنوں لاہور میں اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا تعلق لمی (بٹل) ہزارہ سے تھا اور وہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی بڑی ہمشیرہ کے فرزند تھے۔ انہوں نے مدرسہ نصرۃ العلوم میں دینی تعلیم حاصل کی اور فراغت کے بعد گزشتہ ربع صدی سے لاہور میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ انتہائی شریف النفس، سادہ مزاج اور خدا ترس بزرگ تھے اور علمی وتدریسی ذوق کے حامل تھے۔

☆ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے بزرگ راہ نما الحاج محمد ابراہیم عرف حاجی کالے خان گزشتہ روز ۸۵ برس کی عمر میں انتقال کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ حضرت مولانا مفتی عبد الواحد رحمہ اللہ تعالیٰ کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے اور انہوں نے گوجرانوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم وتشکیل اور اسے پروان چڑھانے میں سرگرم کردار ادا کیا۔ دینی تحریکات اور سماجی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور آخر عمر تک بڑھاپے اور ضعف کے باوجود ان خدمات میں مسلسل متحرک رہے۔ انہوں نے مدرسہ نصرۃ العلوم کے قیام اور تعمیر وترقی میں بھی حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتی دامت برکاتہم کے رفیق کار کی حیثیت سے سرگرم حصہ لیا البتہ آخر عمر میں بعض انتظامی امور پر اختلافات کے باعث وہ مدرسہ نصرۃ العلوم کی انتظامیہ کے ساتھ منسلک نہ رہے تھے۔

☆ محلہ رسول پورہ گوجرانوالہ جمعیۃ علماء اسلام کے ایک دیرینہ خدمت گزار جناب محمد اویس انصاری گزشتہ دنوں انتقال کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ مولانا زاہد الراشدی کے ذاتی دوستوں میں سے تھے اور دینی کاموں میں ہمیشہ متحرک رہتے تھے۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائیں، ان کی حسنات کو قبولیت سے نوازیں، سیئات سے درگزر کریں، آخرت کی منزلیں آسان فرمائیں، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کریں اور پس ماندگان کو صبر وحوصلہ کے ساتھ ان کی حسنات کی پیروی کی توفیق ارزانی فرمائیں۔ آمین یارب العالمین (آمین)